احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 12 مئی 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 12 مئی 2010ء 27 جمادی الاول 1431 ہجری 12 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 104

آگ کے شعلے سے تخلیق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ الرحمٰن میں جن وانس کو مخاطب کر کے اس بات کی بکثرت تکرار ہے کہ تم دونوں آخر خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے اور اسی تعلق میں جن وانس کی پیدائش کا فرق بھی بیان فرما دیا کہ جن کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا گیا۔ فی زمانہ جن کے لفظ کی مختلف تشریحات کی جاتی ہیں لیکن یہاں جن کی ایک تشریح یہ ہے کہ وائرس (Virus) اور بیکٹیریا (Bacteria) بھی جنات ہیں جو ابتدائے آفرینش میں آسمان سے گرنے والی آتشیں ریڈیائی لہروں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ فی زمانہ اس بات پر تمام سائنسدان متفق ہو چکے ہیں کہ بیکٹیریا اور وائرسز (Viruses) براہ راست آگ سے توانائی پا کر وجود پکڑتے ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(۷) **ساتواں نشان۔ ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کو یہ الہام ہوا۔ سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی خوش آمدی نیک آمدی۔** چنانچہ یہ پیشگوئی صبح کو ہی قبل از وقوع تمام جماعت کو سنائی گئی اور جب یہ پیشگوئی سنائی گئی بارش کا نام ونشان نہ تھا اور آسمان پر ایک ناخن کے برابر بھی بادل نہ تھا اور آفتاب اپنی تیزی دکھلا رہا تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ آج بارش بھی ہوگی اور پھر بارش کے بعد زلزلہ کی خبر دی گئی تھی۔ پھر ظہر کی نماز کے بعد یک دفعہ بادل آیا اور بارش ہوئی اور رات کو بھی کچھ برسا اور اُس رات کو جس کی صبح میں ۳؍مارچ ۱۹۰۷ء کی تاریخ تھی زلزلہ آیا جس کی خبریں عام طور پر مجھے پہنچ گئیں پس اس پیشگوئی کے دونوں پہلو تین دن میں پورے ہوگئے۔

اس تحریر کے بعد ۵؍مارچ ۱۹۰۷ء کی ڈاک میں دو خط مجھے ملے ایک خط اخویم مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کی طرف سے تھا جس میں لکھا تھا کہ دو ۲ اور تین مارچ کی درمیانی رات میں سخت دھکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور اس سے پہلے بارش بھی ہوئی اور اولے بھی پڑے اور وہ الہام **کہ آسمان ٹوٹ پڑا** سارا پورا ہوگیا۔

اور اسی ڈاک میں ایک خط یعنی کارڈ اخویم میاں نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات کا مجھ کو ملا جس میں لکھا تھا کہ دوسری اور تیسری مارچ ۱۹۰۷ء کی درمیانی جو رات تھی اس میں ساڑھے نو بجے رات کے ایک سخت دھکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور نہایت خطرناک تھا۔

اور اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۷ء میں اس زلزلہ کے متعلق مندرجہ ذیل خبر ہے۔ ’’ہفتہ کی شام کو ایک تیز دھکا زلزلہ کا محسوس ہوا جو چند سیکنڈ تک رہا اس کی سمت شمال مشرق تھی۔‘‘

اور اخبار عام لاہور مورخہ ۶؍مارچ ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے کہ سرینگر (کشمیر) میں سنیچر کی رات کو بوقت ساڑھے نو بجے ایک تیز زلزلہ محسوس ہوا چند سیکنڈ رہا شمالاً شرقاً۔

اب کوئی ہمیں بتاوے کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں یہ بات داخل ہے کہ اپنی طرف سے یہ پیشگوئی شائع کرے کہ آج بارش ہوگی اور اس کے بعد زلزلہ آئے گا اور ایسے وقت میں خبر دی ہو جبکہ دھوپ نکلی ہوئی تھی اور بارش کا کوئی نشان نہ تھا اور پھر اسی طرح وقوع میں آجائے اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس کا ثبوت کیا ہے تو معزز گواہان رویت کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں جن کو یہ پیشگوئی اُس وقت سُنائی گئی تھی یعنی ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کے وقت جبکہ دھوپ صاف طور پر نکلی ہوئی تھی اور آسمان پر سورج چمک رہا تھا اور بادل کا نام ونشان نہ تھا۔

سخت زلزلہ والی پیشگوئی مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء کے قبل از وقت سُننے کے گواہ محمد صادق ایڈیٹر اخبار ’’بدر‘‘ قادیان، اہلیہ محمد صادق، والدہ خواجہ علی، محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر، ماسٹر شیر علی، غلام احمد محرر تشحیذ الاذہان، غلام محمد مدرس لوئر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص 489﴾

اطاعت مقدم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے، تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ، صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھ ہے۔ قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔ قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم ص 614)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 16 مئی 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خون کا عطیہ ! نیکی بھی صدقہ ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

17 مئی 2010ء

1-35 am	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک نشست
3-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
4-00 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت
5-55 am	یسرنا القرآن
6-20 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
9-35 am	فوڈ فار تھاٹ
10-10 am	سوال وجواب
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	بستان وقف نو
1-00 pm	سیرت النبی ﷺ
2-00 pm	فرنچ ملاقات پروگرام
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت، اور جماعتی بین الاقوامی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء
8-10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	بستان وقف نو
10-35 pm	فرنچ پروگرام
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

18 مئی 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	بستان وقف نو
3-05 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	فرنچ کلاس
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-35 am	فرنچ ملاقات
10-00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2004ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	سوال وجواب
2-25 pm	بیت المہدی کا افتتاح
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-45 pm	سندھی سروس
4-55 pm	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
5-40 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع 2004ء
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	سوال وجواب
10-25 pm	یسرنا القرآن
10-45 pm	تاریخی حقائق
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

19 مئی 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع
4-05 am	انتخاب سخن
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-45 am	تلاوت اور درس ملفوظات
6-15 am	یسرنا القرآن
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	عربی سیکھئے
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	سوال وجواب
10-00 am	خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-25 pm	سوال وجواب
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سواحیلی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	یسرنا القرآن
5-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 راگست 1984ء
6-45 pm	بنگلہ سروس
7-50 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2004ء
9-30 pm	خبرنامہ
9-45 pm	یسرنا القرآن
10-10 pm	سوال وجواب
10-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-10 pm	عربی سروس

20 مئی 2010ء

12-10 am	لقاء مع العرب
1-15 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2004ء
4-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 راگست 1984ء
5-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-50 am	تلاوت
6-00 am	یسرنا القرآن
6-30 am	لقاء مع العرب
7-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 راگست 1984ء
8-50 am	آئل پینٹنگ
9-15 am	جلسہ سالانہ یوکے 2004ء
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-35 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	پشتو مذاکرہ
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
7-55 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

رخصتی پر بیٹی کی دعا

یہ نازش صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولا میرا نایاب پدر تیرے حوالے
اس گھر میں پلی، بڑھ کے جواں ہو کے چلی میں
پیارے تیرے محبوب کا گھر تیرے حوالے
سب چھٹتے ہیں ماں باپ بہن بھائی بھتیجے
یہ باغ یہ بوٹے یہ ثمر تیرے حوالے
گھر والے تو یاد آئیں گے یاد آئے گا گھر بھی
یہ صحن یہ دیوار یہ در تیرے حوالے
جب مجھ کو نہ پائیں گے تو گھبرائیں گے دونوں
یارب میری امی کے پسر تیرے حوالے
مجبور ہوں مجبور ہوں منہ موڑ رہی ہوں
چھوڑا نہیں جاتا ہے مگر چھوڑ رہی ہوں

حضرت نواب مبارکہ بیگم

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

الف۔حفیظ

وسعت حوصلہ کا خلق اور احمدی عورت

بعض اوقات چھوٹے چھوٹے خلق جو بظاہر معمولی نظر آتے ہیں بہت بڑے بڑے نقصانات سے بچاتے ہیں۔ بہت سے مسائل کا حل بن جاتے ہیں جو بظاہر پیچیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ وسعت حوصلہ کا بظاہر معمولی خلق بھی انسان کی شخصیت کی خوبصورتی کا آئینہ دار ہے۔ زندگی کے تمام نشیب و فراز میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

خداتعالیٰ قرآن پاک میں ارشادفرماتا ہے۔

اے لوگو جوایمان لائے ہوصبر اور دعا کے ذریعہ (اللہ کی) مدد مانگو اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (البقرہ:154)

پھر خداتعالیٰ ایک اور جگہ صبر کے متعلق بیان فرماتا ہے۔

جو متقی خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

ان آیات میں خداتعالیٰ غصہ کو دبانے اور اپنے حوصلے بلند رکھنے کو بہت پسندیدہ فعل قرار دیتا ہے اور ان سے نعمتوں والی جنت کا وعدہ کیا ہے۔ صبر کے معنی ہیں کہ انسان متواتر اور استقلال کے ساتھ ان بدیوں کا مقابلہ کرے جو اس کو اپنی طرف کھینچ رہی ہوں۔ ایک معنی یہ ہیں کہ انسان استقلال کے ساتھ ان نیکیوں پر قائم رہے جو اس کو حاصل ہوچکی ہوں تا کہ انسان جزع فزع نہ کرے جب کوئی مصیبت آپڑے تو گھبرائے نہیں اور ہمت نہ ہارے۔

وسعت حوصلہ اور صبر سے کام لینے والے افراد کے لئے تین قسم کے انعامات کا وعدہ خداتعالیٰ کرتا ہے۔ اول ہدایت کی راہوں پر ترقی، دوم مشکلات میں راہنمائی، سوم خداتعالیٰ کا دائمی وصال اور جن کو یہ فوائد حاصل ہوں ان کو اپنے عارضی نقصان کا خیال بھی کس طرح آ سکتا ہے کیونکہ اگر خداتعالیٰ ہے تو پھر مایوسی کیسی۔ ایک بچہ جب ماں کی گود میں ہوتا ہے تو وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے اصل طاقتور وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا صبر کو بزدلی سمجھتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ اس نیکی سے محروم رہ جاتی ہے۔ حالانکہ صبر اور بزدلی میں بھاری فرق ہے۔ صبر کے معنی ہیں کہ وہ امور جن کی شریعت نے حدبندی کردی ہے اس کے اندر رہیں ورنہ صبر کے معنی یہ نہیں کہ انسان اپنے حقوق چھوڑ دے اپنے مقاصد کو نظر انداز کردے۔ حقیقی صابر اور بزدل میں فرق ہی یہی ہے کہ صابر اس وقت صبر کرتا ہے جب شریعت کہتی ہے صبر کرو لیکن جہاں دین کے وقار اور اعزاز کا سوال آجائے تو وہ دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ اس جیسا بہادر کوئی نہیں اور وہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔

یہ خلق اگر خواتین میں پایا جائے تو گھر جنت کا نمونہ پیش کرنے لگتے ہیں۔

ایک شاعر لکھتا ہے کہ میں دنیا میں جنت کی تلاش میں نکلا میں نے فلک بوس محلوں میں اسے تلاش کیا۔ میں نے بادشاہوں کے ایوانوں میں اس کو ڈھونڈا میں نے سرسبز وشاداب باغوں میں اس کی جستجو کی میں نے جنگلوں میں صحراؤں میں اس کو دیکھا بھالا میں نے سمندروں کے پانی کو اس کے پانے کے لئے کھنگالا۔ میں نے خوشنما پھولوں میں پرندوں کی نغمہ سرائی میں اور قدرت کے رنگین نظاروں میں اسے ڈھونڈا لیکن وہ نہ ملی آخر تھک ہار کر میں اپنی جھونپڑی میں واپس آیا اور میری بیوی نے ایک شیریں تبسم اور میٹھی مسکراہٹ کے ساتھ میری مزاج پرسی کی تو میں چونک پڑا کیونکہ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مل گئی میں نے سمجھ لیا کہ بیوی کی پاک محبت کا دوسرا نام جنت ہے اور دنیا میں اس کے علاوہ کسی چیز کا نام جنت نہیں۔

یہ جنت کس طرح بنتی ہے اس جنت کی بنیاد کس چیز پر قائم ہے۔ اس کی بنیاد اس کی اساس وسعت حوصلہ پر قائم ہے کیونکہ اس خوبی کی وجہ سے گھر کے ماحول میں طمانیت پیدا ہوجاتی ہے۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہیں تو غور کیا جائے تو اس کی بنیاد بھی کسی نہ کسی طور وسعت حوصلہ سے جاملتی ہے۔ کیونکہ ماں کمال وسعت حوصلہ سے اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے بچے کو دیکھتی ہے۔ اس کی ضروریات کا بغیر کہے خیال رکھتی ہے۔ تو یہ اس کا صبر استقامت ہی ہوتا ہے جو اس کو اس مقام پر لے جاتا ہے جہاں اس کے قدموں کے تلے جنت رکھ دی جاتی ہے۔

لیکن بعض اوقات اس سے الٹ ماحول ہوتا ہے اور خصوصاً جہاں خواتین وسعت حوصلہ کا مظاہرہ نہیں کرتیں تو وہ گھروں کو تباہی کے دہانے پر لے جاتی ہیں اور آنے والی نسلوں کے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں کیونکہ بچے ماں کی نقل کرتے ہیں جب یہ عادات ان میں پختہ ہوجاتی ہیں تو وہ پورے معاشرے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔

مثلاً عموماً ماؤں کو خود گھر کی تمام ذمہ داری بھی سنبھالنی ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ بچوں کی دیکھ بھال بھی کرنی پڑتی ہے تو ان کی طبیعت میں عجیب سی چڑچڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہے اور تمام غصہ بچوں پر نکال دیا جاتا ہے۔ اگر بچے سے گھر کی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو مائیں فوراً مار دھاڑ شروع کردیتی ہیں۔ حالانکہ اگر موقع ملنے پر ان کو آرام سے سمجھایا جائے کہ بیٹا ایسا کرنے سے کوئی بڑا نقصان بھی ہوسکتا ہے تو شاید بچے اس بات کو جلدی سمجھ جائیں۔

پھر اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میاں باہر سے تھکے ہوئے جب گھر آئیں تو شکایتوں کی ایک لمبی کہانی سننے کو ملے کہ آج میری نند نے ایسا کیا اور ساس ایسا بولیں کبھی ماں بیٹے کو بیوی کے خلاف بھڑکا رہی ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر ان تمام باتوں کو وسعت حوصلہ سے برداشت کیا جائے اور ساس کو حقیقی معنوں میں ماں اور بہو کو بیٹی کا درجہ دیا جائے تو اس طرح بے وجہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں اور گھر حقیقی معنوں میں جنت کا نمونہ پیش کرنے لگے اور جب ایک احمدی عورت کا ذکر آئے جس نے نہ صرف اپنی نئی نسل کی بہترین تربیت کرنی ہے بلکہ تمام عورتوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھانا ہے۔ ان کی روحانی تربیت کرنی ہے تو ان میں وسعت حوصلہ کی صفت کا ہونا بہت ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے۔ مگر خواب میں میں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہے اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگیا اور میں اس کے سینے پر چڑھ گیا اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں اور جہاں اس کے پاؤں ہیں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے اپنے پیر مار رہا ہے اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے کے لئے ان عورتوں کو ابھارنے کے لئے اپنے پاؤں لمبے کررہا ہوں اس دوران میں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں۔

اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خداتعالیٰ نے...... اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی۔

میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے ان کو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں اور وہ اتنی نمایاں ہوگئیں کہ میرے پیروں میں ان کی وجہ سے کھجلی شروع ہوگئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ کھلنے شروع ہوگئے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل کھل گئے۔

پھر میں نے مضمون کو بدل دیا اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا یہ وقت ...... اور احمدیت کی خدمت کا وقت ہے۔ اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے تو...... دنیا میں غالب نہیں آسکے گا۔ تم کو چاہئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی بھی خدمت کر سکو اتنی خدمت کرو۔

(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 433,432)

تاریخ میں ہمارے لئے وسعت حوصلہ کی بیشمار مثالیں ہیں جو ہمارے لئے عمل کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔

ہم تمام انسانوں کے لئے آنحضرتؐ کا کامل وجود زندگی کے ہر پہلو میں مثال ہے۔ آپ نے دین کی تعلیم کے لئے وسعت حوصلہ کا وصف اپنے دامن سے کبھی جانے نہ دیا اور اپنی زندگی میں مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ انتہائی صبر و استقامت سے کیا۔ آپؐ کی زندگی کا ہر پہلو اس خلق کے عمل سے بھرا پڑا ہے۔ چاہے وہ طائف کے اوباش لڑکوں کا پتھر مارنے کا واقعہ ہو یا پھر بوڑھی عورت کے کوڑا پھینکنے کا واقعہ ہو یا سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دینے کا واقعہ ہو۔ آپؐ نے نہ کسی سے شکایت کی نہ سزا دی حتیٰ کہ آپ کے پیارے چچا حضرت حمزہ کو شہید کیا گیا۔ آپ کا کلیجہ نکال کر بھون کر کھایا گیا تب بھی آپؐ نے صبر کیا اور فتح مکہ کے موقع پر ان کو بھی معاف کردیا ان تمام لوگوں کو معاف کردیا جو آپؐ کی جان کے دشمن تھے اور ہمیشہ ان کے حق میں دعا کی۔

آپؐ نے اپنے صحابہ کو بھی یہی تعلیم دی! اس کے نمونے آپؐ کے صحابہؓ نے بہترین رنگ میں پیش کئے اور ہر صحابیؓ نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ حضرت بلال جنہوں نے خداتعالیٰ کی خاطر اپنے حوصلے کو کبھی کم نہ ہونے دیا اور انتہائی تکلیف اور ایذا رسانی کے باوجود ”احد احد“ کرتے خداتعالیٰ کے لئے وسعت حوصلہ کی بہترین مثال بن گئے۔

اسی طرح آپؐ کے ساتھی صحابہؓ نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس کا مظاہرہ کیا۔ کبھی تو جنگ کے لئے انتہائی مشکل حالات میں گھر کا سارا سامان لا کر دیا تو کبھی رات کے وقت مہمان کے ساتھ اندھیرا کرکے کھانا کھایا۔ غرض ہر موڑ پر وسعت حوصلہ کی مثالیں آنے والوں کے لئے چھوڑتے چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے صندوق کے صندوق لوگوں کے ان خطوط سے بھر دیئے جس میں آپ کے لئے انتہائی نازیبا الفاظ درج ہوتے آپ خود رقم دے کر وہ خطوط وصول کرتے اور اگر آپ کے رفقاء میں سے کوئی برا محسوس کرتا تو آپ فرماتے کہ مجھے جو گالیاں دیتا ہے وہ مجھے برا نہیں لگتا تو تمہیں برا کیوں لگتا ہے۔ کیا شاخ درخت سے بڑھ کر ہوسکتی ہے۔ یہ تھا آپ کے وسعت حوصلہ کا بہترین نمونہ۔ آپ اپنے شعر میں فرماتے ہیں:۔

اے میرے پیارو! شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشک تتار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

آپ نہ صرف دین کے معاملہ میں وسعت حوصلہ سے کام لیتے بلکہ اولاد کی بہترین تربیت بھی آپ کے وسعت حوصلہ کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ جب حضرت مصلح موعود بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا تھا اور اس کو طباعت کے لئے تیار

فرمایا تھا وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا اور کیسی سزا ملے گی جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں خدا اور توفیق دے دے گا۔ یہ تھا اولاد کے معاملے میں آپ کا وسعت حوصلہ۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خواتین نے بھی وسعت حوصلہ کی بہترین مثالیں قائم کیں اور جماعت کے ہر مشکل وقت میں جوانمردی سے کام کیا اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا جب جماعت پر مالی مشکلات کا وقت آیا تو ان احمدی خواتین نے بہت قربانیاں دیں۔ کہا جاتا ہے کہ خواتین کو اپنے زیورات سے خاص لگاؤ ہوتا ہے لیکن ان خواتین نے اس کی پروا کئے بغیر کمال وسعت حوصلہ سے اپنے تمام زیورات جماعت کی ترقی کے لئے سونپ دیئے۔

حضرت سر ظفراللہ خان کی والدہ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر صبر و تحمل اور وسعت حوصلہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ چنانچہ حضرت سر ظفراللہ خان بیان فرماتے ہیں کہ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والدین کے پانچ بچے وفات پا چکے تھے اور ہر بچہ آپ کی والدہ کے لئے کسی آزمائش سے کم نہیں تھا۔ ہر بچہ کی وفات آپ کے لئے امتحان بن گئی۔ حضرت سر ظفراللہ خان کے بڑے بھائی کا نام بھی ظفر ہی تھا اور آپ کی والدہ کا ان کے ساتھ ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ آپ کی والدہ ان کی شکل کی بھی بہت تعریف کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ظفر ابھی چند ماہ ہی کے تھے تو آپ کی والدہ ان کو لے کر داتا زید کا (آبائی گاؤں) گئیں وہاں پر ایک بیوہ عورت تھی اور اس کا نام جے دیوی تھا۔ لوگوں نے اسے چڑیل یا ڈائن مشہور کر رکھا تھا۔ وہ اس شہرت اور بدنامی کا فائدہ اٹھا لیا کرتی تھی۔ داتا زید کا میں جے دیوی آپ کی والدہ کو ملنے کے لئے آئی اور اس نے کچھ اشیاء اس رنگ میں مانگی کہ گویا وہ ظفر پر سے بلا ٹالنے کے لئے ہیں۔ آپ کی والدہ نے اسے جواب دیا کہ اگر تم صدقہ یا خیرات کے طور پر کچھ طلب کرو تو میں تمہیں ضرور دوں گی لیکن میں چڑیلوں اور ڈائنوں کو ماننے والی نہیں اور ایسی باتوں کو شرک تسلیم کرتی ہوں۔ اس لئے میں تم کو بلا ٹالنے کی بنا پر کچھ دینے کو تیار نہیں۔ جے دیوی نے کہا اچھا سوچ لو بچے کی زندگی چاہتی ہو تو میرا سوال پورا کر دو لیکن آپ نے پورا کرنے سے انکار کر دیا۔

چند دن بعد وہ ظفر کو غسل دے رہی تھیں کہ وہ دوبارہ آ گئی اور پھر وہی مطالبہ کیا لیکن آپ نے اس مطالبے کو پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی وقت ظفر کو خون کی قے آئی اور چند گھنٹوں میں وہ نیم مردہ ہو گیا اور کچھ دیر بعد فوت ہو گیا تو آپ کی والدہ نے کہا کہ اے خدا تعالیٰ! تو نے ہی اسے دیا تھا اور تو نے ہی اسے لے لیا میں تیری رضا پر شاکر ہوں۔

پھر کچھ عرصے کے بعد رفیق پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ کے والد صاحب نے رفیق کے بڑے ہونے سے پہلے پہلے داتا زید کا جانے سے منع کر دیا۔ لیکن پھر کسی ضروری کام سے آپ داتا زید کا گئیں اور رفیق کو بھی ساتھ لے گئیں پھر جے دیوی ملی اور ان ہی اشیاء کا مطالبہ کیا اور آپ نے دینے سے انکار کر دیا۔ آپ کے نانا جان نے آپ کی والدہ کو اشیاء کو جے دیوی کو دینے پر اصرار کیا لیکن آپ کی والدہ نے فرمایا کہ یہ میرے ایمان کا امتحان ہے اور میں ہرگز اپنے ایمان کو ضائع نہ ہونے دوں گی۔ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے اگر خدا نے چاہا تو وہ اسے ضرور زندگی دے گا ورنہ میں خدا کی رضا میں راضی ہوں۔

چنانچہ اب کی بار بھی ایسا ہی ہوا رفیق کو خون کی قے آئی اور نیم مردہ سا ہو گیا۔ آپ بہت گھبرائیں اسی وقت ڈسکہ جانے کے لئے سواری لانے پر اصرار کیا۔ چنانچہ سحری کے وقت آپ ڈسکہ روانہ ہو گئیں۔ رفیق بالکل مردہ سا ہو گیا اور بظاہر زندگی کے آثار ختم ہو گئے لیکن آپ کی والدہ کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے رفیق کو دس دن کی زندگی اور دے دی لیکن دس دنوں کے بعد آپ بھی اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ لیکن انہوں نے کمال صبر و استقامت سے ان تمام مراحل کو عبور کیا اور کبھی حرف شکایت زبان پر وارد نہ ہونے دیا۔

چنانچہ آپ کے صبر و تحمل اور وسعت حوصلہ کا انعام آپ کو آپ کے بیٹے ظفراللہ خان کی صورت میں ملا جنہیں انگریز قوم نے ان کی خدمات کے صلہ میں سر کے خطاب سے نوازا اور آپ کی وفات پر ایک پندرہ روزہ اخبار انقلاب نو نے ان الفاظ میں آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کی وفات پر تبصرہ کیا۔

مطلع عالم پر اپنے فکر و دانش اور روحانیت کی کرنیں بکھرنے کے بعد ایک آفتاب غروب ہو گیا۔

(انقلاب نو یکم ستمبر تا پندرہ ستمبر 1985ء)

یہ آپ کی والدہ کے صبر اور وسعت حوصلہ کا نتیجہ تھا جو ان کو حضرت سر ظفراللہ خان کی صورت میں ملا اور تمام آنے والی احمدی خواتین کے لئے ناقابل فراموش مثال قائم کر گئیں کہ اگر صبر کرو تو خدا تعالیٰ ضرور نوازتا ہے۔

تمام عورتوں کو اپنے اندر وسعت حوصلہ پیدا کرنا چاہئے کیونکہ احمدی خواتین کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے مطالبے منوانے میں جلدی کریں اور صبر سے کام نہ لیں۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عورتیں ہر وقت اپنی بات منوانے کی فکر میں ہوتی ہیں اور فوراً فیصلے کرنے کی عادت رکھتی ہیں۔ ان کے گھر آہستہ آہستہ بگڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بگڑتے بگڑتے ایک دن ختم ہو جاتے ہیں۔ تو پھر ایک عقلمند کس چیز کو اپنے دامن میں رکھے وسعت حوصلہ اور صبر یا بے صبری، وہ لوگ جو صبر کرنے کے عادی نہیں ہوتے ان کو آخر میں اپنا سب کچھ گنوانا پڑتا ہے اور سب کچھ گنوا کر بھی صبر ہی کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیا کبھی کسی کو وسعت حوصلہ رکھنے سے بھی نقصان ہوا ہاں ان کو نقصان ہوا جنہوں نے بے صبری دکھائی اور صابر لوگوں نے ایسے ایسے فوائد اٹھائے کہ وہ آنے والی نسلوں کے لئے امر ہو گئے۔ آخر میں شعر کے رنگ میں ایک نصیحت کروں گی۔ ؎

چپ رہویں تا موتی ملن صبر کریں تا ہیرے
رولا پاویں وانگ شدائیاں نہ موتی نہ ہیرے

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

مکرم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد کی یاد میں

مکرم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد صاحب مورخہ 12 مارچ 2010ء کو اس دنیا سے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے، حضرت المصلح الموعود کے پوتے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بھتیجے، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نواسے تھے۔ آپ منکسر المزاج، درویش صفت، سادہ اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بے نیاز تھے۔

آپ کی جس عادت نے خاکسار کو زیادہ متاثر کیا۔ وہ آپ کی سادگی اور آپ کی نمازوں میں باقاعدگی تھی۔ آپ نمازوں کے پابند تھے اور نماز کے وقت سے پہلے ہی آپ بیت الذکر میں چلے جاتے تھے۔ بیت ''المہدی'' میں اکثر آپ کو نماز سے پہلے ہی پہلی صف میں بیٹھے دیکھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں بیت اقصیٰ میں پہلے سے موجود پایا۔ آج کل جبکہ محلّہ جات میں نماز جمعہ کی ادائیگی ہوتی ہے۔ آپ ہمارے محلّہ یعنی ''بیت القمر'' میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے وقت سے بہت پہلے ہی پہنچ جایا کرتے تھے۔ بہت دعا گو تھے۔ آپ کا حافظہ بھی تیز تھا۔ اور آپ علمی آدمی تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ وسیع مطالعہ کے مالک تھے۔ اکثر ہم دونوں کا آپس میں تبادلہ خیال بھی ہوتا رہتا تھا۔

آپ کو رشتوں کا فہم اور ادراک تھا اور رشتے کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے تھے اور عزت و احترام بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہمارے گھر سے نکلے کسی نے پوچھا یہاں کس لئے آتے ہوئے کہنے لگے یہ (خاکسار) میرے بہنوئی ہیں۔ اس لئے میں ان کو ملنے کے لئے آتا ہوں۔ چونکہ ہمارے گھر اکثر آتے تھے۔ ایک دفعہ خادمہ نے جو آپ کو جانتی تھی پوچھا کہ یہاں کس لئے آئے ہو۔ فوراً کہنے لگے کہ یہ (خاکسار کی اہلیہ) میری پھوپھو کی بیٹی ہے اور میری بہن ہے۔ اس کے پاس آتا ہوں۔ ایک دفعہ صبح آئے بہت خوش تھے۔ ہمیں مخاطب کر کے کہنے لگے۔ مبارک ہو۔ میں نے کہا میاں صاحب کس بات کی۔ فرمانے لگے میری بھتیجی اور بھتیجے کی شادی ہے اور مجھے کہنے لگے شادی میں ضرور شریک ہونا۔ میں نے کہا دعوت نامہ بھیج دیں گے تو ضرور شریک ہو جائیں گے۔ چنانچہ دو دن بعد دعوت نامہ بھی بھیج دیا۔

آپ خاکسار سے بہت محبت کرتے تھے اور دعائیں بھی کرتے تھے۔ ہمیشہ بھائی جان کہہ کر پکارتے تھے۔ مہینہ میں ضرور ایک دفعہ مجھے ملنے کے لئے آتے تھے اکثر خاکسار کے ساتھ گاڑی میں سفر کرتے۔ مجھے کہا کرتے بھائی جان بڑی گاڑی خرید لیں۔ ایک دن میں نے کہا میاں صاحب پیسے ہی نہیں اتنے۔ فرمانے لگے 80 ہزار روپیہ میں دیتا ہوں اور فیصل آباد سے جا کر گاڑی خرید لاتے ہیں۔ میں نے کہا اگر ایک لاکھ روپیہ میں ڈالوں تو ایک لاکھ اسی ہزار کی کھٹارہ پرانی گاڑی ہی آئے گی۔ تو کیوں نہ اسی پرانی گاڑی پہ اکتفا کر لیں۔ بہرحال یہ بھی آپ کی محبت تھی۔

آپ بہت صبر اور حوصلہ والے انسان تھے۔ زیادہ تر چپ ہی رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کی بہن نے کسی بات پر آپ سے بولنا شروع کر دیا۔ آپ چپکے سے سنتے رہے اور خاموش رہے۔ ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ اس وقت خاکسار ڈرتا ہی رہا کہ کہیں دونوں بہن بھائیوں کی آپس میں لڑائی ہی نہ ہو جائے۔ لیکن آپ کے وسیع حوصلہ کی وجہ سے ایسا نہ ہوا۔

مجھے کسی نے بتایا کہ آپ غریبوں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ آج بھی آپ کو یاد کرتے ہیں۔

وفات سے دس دن پہلے میرے پاس ملنے کے لئے آئے۔ لیکن گھر کے اندر نہ آئے۔ باہر ہی رکشہ پر بیٹھے رہے۔ مجھے باہر ہی بلا لیا۔ میں نے کہا میاں صاحب آپ اندر کیوں نہیں آئے۔ فرمانے لگے۔ آج مجھے کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے میں اندر نہیں آیا۔ میں نے کہا۔ کوئی بات نہیں جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ایسے ہی آپ کی بہن (خاکسار کی اہلیہ) کو بھی اکثر کمزوری ہو جاتی ہے اور وہ جلد ٹھیک بھی ہو جاتی ہیں۔ آپ بھی جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔

مجھے امید ہے کہ وہ اپنے پیارے خدا کے ہاں بہت خوش ہوں گے کیونکہ ان کی ادائیں خدا کو بہت پیاری تھیں اور پسند تھیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

انسان تو خدا کے ہاں چلا جاتا ہے۔ باقی رہنے والی تو نیکیاں ہی ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جن کا بہترین پھل ملتا رہتا ہے اور انشاء اللہ میرے بھائی کو بھی ملتا رہے گا۔ اب بھائی جان کہنے کی آواز کہاں سے آئے گی؟

؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وصیت کرنے کی بھی توفیق مل گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ کی تدفین بھی بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

ماخوذ

سافٹا (ایگریمنٹ آن ساؤتھ ایشین فری ٹریڈ ایریا)

سارک ممالک کے مابین معاشی تعاون کو فروغ دینے کا معاہدہ

ایگریمنٹ آن ساؤتھ ایشین فری ٹریڈ ایریا یعنی سافٹا سارک ممالک کے مابین طے پانے والا وہ معاہدہ ہے جس کی رو سے پاکستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال اور سری لنکا کے مابین معاشی تعاون کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے گا اور سارک ممالک کے عوام کو زیادہ سے زیادہ مستفید کرنے کے لئے تجارتی شعبوں میں تعاون کیا جائے گا مگر اس امر کو سامنے رکھا جائے گا کہ کسی ملک کی آزادی و سالمیت پر کوئی آنچ نہ آئے۔ چونکہ پوری دنیا کے مختلف علاقوں میں تجارتی و اقتصادی تعاون کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے سارک ممالک نے بھی باہمی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے نتیجے میں ان ممالک کے درمیان مصنوعات کی آزادانہ نقل و حمل ہو سکے گی۔

سافٹا کے بنیادی مفہوم کو مختصراً بیان کیا جا رہا ہے۔

آرٹیکل نمبر 1

سافٹا کے پہلے آرٹیکل میں مختلف الفاظ کی تشریحات بیان کی گئی ہیں تاکہ اس معاہدے کے مقاصد کو زیادہ سے زیادہ واضح کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر Concessions کے معنی ٹیرف، پیرا ٹیرف اور نان ٹیرف میں لبرلائزیشن پروگرام کے تحت دی گئی رعایتیں ہیں۔ اسی طرح دوسرے الفاظ کی تشریح بھی اس آرٹیکل میں کی گئی ہے۔

آرٹیکل نمبر 2

سافٹا کے دوسرے آرٹیکل میں سارک ممالک کے مابین آزاد تجارتی علاقے کے قیام اور سارک ممالک کے درمیان تجارتی مراعات کی سہولیات سے استفادہ کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا ہے۔

آرٹیکل نمبر 3

☆ سافٹا کے تیسرے آرٹیکل کے تحت معاہدہ کرنے والے ممالک کے درمیان باہمی تجارتی روابط کا فروغ ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل اصول مدنظر رکھے جائیں گے۔

A۔ تجارت پر عائد پابندیوں کا خاتمہ اور سارک ممالک کی سرحدیں تجارتی اشیاء کے لئے کھول دی جائیں گی۔

B۔ اس آزاد تجارتی علاقے میں صحت مند مقابلے کی فضا پیدا کی جائے اور سارک ممالک کے معاشی حالات اور صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشترکہ مفادات کا خیال رکھا جائے گا۔

C۔ معاہدے پر عمل درآمد کے لئے مشترکہ انتظامی اقدامات اور اختلافی مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

D۔ مزید علاقائی تعاون اور ترقی کو فروغ دینے کے لئے سارک ممالک کے درمیان بہتر سے بہتر اقدامات کئے جائیں گے۔

☆ یہ آرٹیکل ان اصولوں کو بھی بیان کرتا ہے جن کے تحت اس معاہدے کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ اس آرٹیکل میں چھ مزید نکات شامل ہیں۔

A۔ سافٹا کو معاہدے کی تحریر شدہ شرائط کے مطابق چلایا جائے گا۔ اس سلسلے میں بعد ازاں وضع ہونے والے ضوابط، فیصلے اور سمجھوتے بھی معاہدے کی توسیع تصور کئے جائیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سافٹا معاہدے کی حدود سے باہر نہ ہوں۔

B۔ سارک ممالک ڈبلیو ٹی او اور دیگر ان تمام عالمی معاہدات کی حسب معمول پابندی کرتے رہیں گے جن پر وہ پہلے سے دستخط کر چکے ہیں۔

C۔ سافٹا کی بنیاد تمام سارک ممالک کے مشترکہ مفادات اور باہمی فائدوں کے اصول پر رکھی جائے گی اور اس سلسلے میں ان کی صنعتی صلاحیت، ارتقاء، معاشی مراتب، بیرونی تجارت اور محصولات وغیرہ کے سسٹمز کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

D۔ سافٹا پر عملدرآمد کے نتیجہ میں سارک ممالک کے درمیان تجارتی اشیاء کی آزادانہ نقل و حمل کی اجازت ہوگی۔ ٹیرف اور محصولات کو بتدریج ختم کر دیا جائے گا اور ان اشیاء کی تجارت پر پابندیاں عائد ہیں وہ بھی ختم کر دی جائیں گی۔

E۔ سافٹا معاہدے کو آسانی سے رواں دواں رکھنے اور ان ممالک کے درمیان تجارتی ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور ممالک سے ہم آہنگ قوانین وضع کئے جائیں گے۔

F۔ اگر کسی ملک کی کوئی مخصوص ضرورت نہیں تو سارک کے کم ترقی یافتہ ممالک کی حد تک ان کا خاص خیال رکھا جائے گا اور ان کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجیحی اقدامات کئے جائیں گے۔

آرٹیکل نمبر 4

اس آرٹیکل کے تحت معاہدے کو ٹریڈ لبریشن پروگرام کے تحت چلایا جائے گا اور جن قوانین وضع کئے جائیں گے، انسٹیٹیوشنل انتظامات کئے جائیں گے اور اس کے علاوہ کوئی اور قواعد و ضوابط جن پر تمام ممالک متفق ہوں۔

آرٹیکل نمبر 5

اس آرٹیکل میں بیان کیا گیا ہے کہ معاہدے میں شامل ممالک اپنے ساتھ ممالک سے آنے والی تجارتی اشیاء کا قومی سطح پر خیر مقدم کریں گے اور اس سلسلے میں عالمی معاہدے لیگ 1994ء کے آرٹیکل نمبر 3 کی پابندی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

آرٹیکل نمبر 6

یہ آرٹیکل بیان کرتا ہے کہ سافٹا ایگریمنٹ کے تحت محصولات کی مد میں ٹیرف، پیرا ٹیرف، نان ٹیرف اور براہ راست تجارتی اقدامات میں ردوبدل اور تخفیف کی جائے گی۔

آرٹیکل نمبر 7

اس آرٹیکل میں آزادانہ تجارت پر عملدرآمد کے لئے پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل کے چار ذیلی نقاط ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے۔

A۔ سارک ممالک ٹیرف کے نرخوں میں 20 فیصد کمی کر دیں گے۔ یہ کمی سافٹا معاہدہ کے مؤثر ہونے کے دو سال کے اندر اندر کی جائے گی۔ ٹیرف میں کمی سالانہ مساوی رقوم میں کی جائے گی۔ اگر کچھ اشیاء پر ٹیرف کی شرح پہلے ہی 20 فیصد سے کم ہے تو پھر اس اصل ٹیرف کی شرح 10 فیصد سالانہ کے حساب سے کی جائے گی۔

B۔ سارک ممالک کے کم ترقی یافتہ رکن ممالک ٹیرف کی شرح میں 30 فیصد کمی کریں گے۔ ایسے ممالک معاہدہ مؤثر ہونے کے بعد دو سال کے اندر یہ تخفیف کرنے کے پابند ہوں گے جو مساوی سالانہ شرح سے ہوگی۔ اگر بعض اشیاء پر ٹیرف کی شرح پہلے ہی 30 فیصد کم ہے تو اس اصل ٹیرف کی شرح میں 5 فیصد سالانہ کے حساب سے مزید تخفیف کی جائے گی۔ معاہدے کے تیسرے سال کے آغاز کے ساتھ ہی ٹیرف میں مزید کمی کا سلسلہ شروع ہوگا اور اگلے پانچ سالوں میں ٹیرف کی شرح کو پانچ فیصد سے صفر فیصد کی سطح پر لایا جائے گا۔ البتہ سری لنکا کو یہ رعایت حاصل ہوگی کہ وہ یہ عمل پانچ سالوں کی بجائے چھ سالوں میں مکمل کرے۔ ٹیرف کو صفر کی طرف لاتے ہوئے یہ التزام رکھا جائے گا کہ ہر سال ہونے والی تخفیف 15 فیصد سے کم نہ ہو۔

D۔ سارک کے کم ترقی یافتہ ممالک ٹیرف کی شرح کو صفر تک لانے کے لئے پانچ سالوں کی بجائے یہ کام آٹھ سالوں میں مکمل کر سکیں گے۔ یہ کام وہ تسلسل کے ساتھ ہر سال کم از کم 10 فیصد تخفیف کے ذریعے سرانجام دیں گے۔

آرٹیکل نمبر 7 کے حصہ دوئم میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ملک اپنے ٹیرف کی شرح میں تخفیف کی رفتار کو بتدریج کم کرنے کی بجائے یکدم پانچ فیصد یا صفر فیصد کی شرح تک لانا چاہے تو وہ ایک طے شدہ تیز رفتار شیڈول کے ذریعے ایسا کر سکے گا۔ اسی آرٹیکل کی دفعہ 3(9) میں کہا گیا ہے کہ کوئی سارک ملک حساس اشیاء کو ٹیرف میں تخفیف کے اثر سے باہر رکھ سکے۔ حساس اشیاء کی فہرست سافٹا حکام کے سامنے پیش کرنا ہوگی اور بحث کے بعد اسے حتمی شکل دی جائے گی اور ٹیرف میں تخفیف یا کمی کے معاملات بھی ان اشیاء کی نوعیت اور حساسیت کے مطابق طے کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں سارک کے کم ترقی یافتہ ممالک کو ترجیحی مراعات بھی دی جاسکیں گی۔ ان حساس اشیاء کی فہرست پر ہر چار سال بعد نظر ثانی کی جائے گی تاکہ حساس اشیاء کی فہرست کو مختصر سے مختصر کیا جا سکے۔ رکن ممالک کی رضامندی سے کمی چار سال کے عرصہ میں بھی کی جا سکتی ہے۔ تمام ممالک ٹیرف میں کمی کے پروگرام کا باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کریں گے اور اس کی ایک نقل سارک سیکرٹریٹ کو بھی مہیا کریں گے جہاں اس نوٹیفیکیشن کے مندرجات کا ڈبلیو ٹی او کے قواعد و ضوابط سے موازنہ کیا جائے گا اور اگر اس ضمن میں کوئی مشکل درپیش ہو تو سارک سیکرٹریٹ کے ماہرین کی کمیٹی اس سلسلے میں تجاویز دے گی تاکہ سارک ممالک کے درمیان تجارت سہولت سے بلا روک ٹوک جاری رہ سکے۔ سارک ممالک مصنوعات کی تجارت میں مقدار پر عائد پابندیاں بھی ختم کریں گے لیکن اس ضمن گیٹ 1994ء کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔

آرٹیکل نمبر 8

اس آرٹیکل میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ اقدامات کے علاوہ سارک ممالک کے درمیان تجارتی سہولتوں کو فروغ دینے کے لئے اور معاہدے کے مقاصد کو استحکام عطا کرنے کے لئے مزید اقدامات بھی کئے جاسکیں گے جن میں تجارتی اشیاء کے معیارات پر یکسانیت پیدا کرنا، معیار کی جانچ پڑتال کا اہتمام کرنا، ٹیسٹنگ لیبارٹریوں سے مطلوبہ معیار کی تسلی، کسٹم کلیئرنس کے نظام کو آسان بنانا، کسٹم کوڈنگ سسٹم میں ہم آہنگی پیدا کرنا، کسٹم محکموں میں تعاون اور تنازعات کا حل، درآمدی لائسنسوں کا اجراء، درآمد و برآمد کنندگان کی رجسٹریشن اور درآمدی تجارت میں بینکوں کے قواعد و ضوابط کو آسان بنانا، ممالک کے درمیان نقل و حمل کے ذرائع کو بہتر بنانا، دیگر رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اقدامات، منصفانہ تجارتی مقابلے کو یقینی بنانا، ذرائع ابلاغ کو ترقی دینا، تجارتی ادائیگیوں میں تسلسل رکھنا، تمام ممالک کے متعلقہ حقوق کی دیکھ بھال کرنا شامل ہیں۔

آرٹیکل نمبر 9

معاہدے کا یہ آرٹیکل حالات اور ضروریات کے پیش نظر مزید مراعات پر بحث و مباحثے اور ان مراعات کی منظوری کے متعلق ہے۔

آرٹیکل نمبر 10

اس آرٹیکل میں بیان کیا گیا ہے کہ سافٹا منسٹیریل کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور باہمی مسائل پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے سال میں کم ازکم ایک مرتبہ کونسل کا اجلاس ہوگا۔

آرٹیکل نمبر 11

یہ آرٹیکل سارک کے کم ترقی یافتہ ممالک کو خاص اور منفرد مراعات مہیا کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

آرٹیکل نمبر 12

اس آرٹیکل میں مالدیپ کے لئے خصوصی مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔

آرٹیکل نمبر 13

یہ آرٹیکل بیان کرتا ہے کہ سارک حکومتیں اگر پہلے سے ایک دوسرے کو کوئی تجارتی مراعات مہیا کر رہی ہیں تو سافٹا اسے ختم نہیں کرے گا۔

آرٹیکل نمبر 14

تمام ممالک اپنی حدود میں عوامی، انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی کی حفاظت، اپنے تاریخی اور ثقافتی ورثے، فنی اور تعمیراتی روایات اور اثاثوں کو محفوظ رکھنے اور ترقی دینے میں آزاد ہوں گے اور سافٹا معاہدہ کسی طرح بھی ان کے راستے میں حائل نہ ہوگا۔

آرٹیکل نمبر 15

اس آرٹیکل میں معاہدہ کرنے والے ممالک کے درمیان ادائیگیوں کے نظام میں ایک توازن اور مساوات قائم رکھنے سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ آرٹیکل یہ بھی بیان کرتا ہے کہ ادائیگیوں میں عدم توازن کی وجہ سے اگر کسی رکن ملک کی معیشت پر منفی اثر پڑنے کا خدشہ ہو تو اس ملک کی حد تک عارضی طور پر استثنیٰ مہیا کیا جاسکتا ہے۔

آرٹیکل نمبر 16

اس آرٹیکل میں سافٹا معاہدے کی شرائط اور لوازم کو استحکام دینے کے لئے اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

آرٹیکل نمبر 17

اس آرٹیکل میں معاہدے کے تحت حاصل شدہ مراعات کو برقرار رکھنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

آرٹیکل نمبر 18 اور 19

یہ دونوں آرٹیکل رول آف اوریجن اور مشاورت سے متعلق ہیں۔ ان میں طے کیا گیا ہے کہ سارک ممالک اس سلسلے میں باہمی طور پر کھلے دل اور ہمدردانہ جذبے کے تحت مشاورت جاری رکھیں گے تاکہ معاہدے کے مقاصد کو مزید آگے بڑھایا جاسکے۔

آرٹیکل نمبر 20

اس آرٹیکل میں کسی قسم کا تنازع ہونے کی صورت میں اس کے حل کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اول تو تنازع کی صورت میں دونوں فریق باہمی گفتگو سے یہ مشورہ خود حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بصورت دیگر تحریری طور پر دوسرے رکن ممالک سے درخواست کی جائے گی کہ وہ اس معاملے میں مدد کریں۔ درخواست آنے پر یہ معاملہ تمام قانونی پہلوؤں کے ساتھ سارک ماہرین کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔ فریق ممالک پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر اپنی پوزیشن وغیرہ سے کمیٹی کو آگاہ کریں گے۔ اگر متعلقہ ملک پندرہ دن کے اندر جواب دینے یا ایک ماہ کے اندر مذاکرات شروع کرنے میں ناکام رہتا ہے تو کمیٹی خود ہی کارروائی شروع کرے گی اور کسی دوسرے رکن ملک کے مفادات کو نقصان پہنچائے بغیر ساٹھ یوم میں تنازع کا فیصلہ کرے گی۔ فیصلہ سے مطمئن نہ ہونے والا ملک اپیل دائر کرنے کا حقدار ہوگا۔

آرٹیکل نمبر 21

کوئی بھی ملک اس معاہدے سے دستبردار ہوسکتا ہے مگر اس ملک کو ممبر ممالک کے ماہرین کی کمیٹی کو بھی اپنے فیصلہ سے آگاہ کرنا پڑے گا جو کہ تیس دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی کہ کیا ایکشن لیا جائے۔

آرٹیکل نمبر 22

یہ معاہدہ یکم جنوری 2006ء سے نافذ العمل ہے۔

آرٹیکل نمبر 23

اس معاہدے پر دستخط کسی بھی قسم کے تحفظات کے بغیر کئے جائیں گے اور سارک سیکرٹریٹ کی جانب سے نوٹیفکیشن کے اجراء تک تحفظات کا اظہار نہیں کیا جاسکے گا۔

آرٹیکل نمبر 24

سافٹا ایگریمنٹ میں سافٹا منسٹیریل کونسل کی اتفاق رائے سے تبدیلی یا ردوبدل کی جاسکے گی۔

آرٹیکل نمبر 25

یہ معاہدہ سیکرٹری جنرل سارک کو جمع کروادیا جائے گا جو اسی وقت تمام ممبر ممالک کو اس کی تصدیق شدہ کاپی فراہم کرے گا۔

(لاہور چیمبر زنیوز)

غزل

کیا اسی طرح سے آغاز ہوا کرتا ہے
جو عیاں ہوتا ہے وہ راز ہوا کرتا ہے

جو بالآخر اُسی بازار میں بکنے آئے
پہلے پہلے وہ خریدار ہوا کرتا ہے

مستیٔ شوق میں بھنورے سے کرے راز و نیاز
بعد میں پھول شرمسار ہوا کرتا ہے

محتسب سے وہی کرتا ہے شکایت میری
جو پریشانی میں غمخوار ہوا کرتا ہے

جس کو آزادیٔ افکار کا رہتا ہے جنوں
خود پرستی میں گرفتار ہوا کرتا ہے

ڈوب جانا تری آنکھوں میں ہے کتنا آساں
پھر ابھرنا بڑا دشوار ہوا کرتا ہے

جو ترے وعدوں پہ تعمیر ہوا خواب محل
آشیانہ وہی مسمار ہوا کرتا ہے

تو نے اک بار جسے جان لٹانے کو کہا
تجھ پہ قربان وہ سو بار ہوا کرتا ہے

جس کو ہرگام پہ سائے کی طرح پاتے ہیں
بندہ وہ آپ کا سرکار ہوا کرتا ہے

انصر رضا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

مکرم دبیر الحق قریشی ابن مکرم قمر الحق قریشی صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خدا کے فضل سے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔ عزیزم نے ساڑھے تین ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ محترمہ صادقہ عنبر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 15/اپریل 2010ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچے کے دادا محترم پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب نائب ناظر ضیافت دفتر جلسہ سالانہ نے بچے سے قرآن کریم کی آخری سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ موصوف محترم بشارت احمد خان صاحب حجانہ مرحوم آف ڈیرہ غازی خان کا نواسہ اور محترم قریشی فضل حق صاحب مرحوم، محترم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم، حضرت میاں قطب الدین صاحب قریشی رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت مولوی محمد عثمان صاحب سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ساجد محمود صاحب چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال چنیوٹ کا آپریشن ہوا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور جلد صحت کاملہ کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو پھیپھڑوں کی تکلیف ہے۔ سانس لینے میں دشواری رہتی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

(بیوت الحمد گرلز ہائی سکول)

بیوت الحمد گرلز ہائی سکول کے پرائمری سیکشن کے طالب علم عزیزم احمد اسلام ولد مکرم محمد زاہد عمر صاحب کارکن روزنامہ الفضل نے کلاس پنجم کے بورڈ کے امتحانات میں 600 میں سے 444 نمبر حاصل کر کے نظارت تعلیم کے تمام سکولز میں اول پوزیشن حاصل کی۔ نیز عزیزم نے کلاس پنجم کے دینی معلومات کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور مکرم ناظر صاحب تعلیم کی طرف سے نقد انعام کے حقدار ٹھہرے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز عزیزم کیلئے بہت مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے نیز سکول ہذا کو ہمیشہ اعلیٰ اور شاندار کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین (پرنسپل بیوت الحمد ہائی سکول ربوہ)

نکاح

مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت ارشاد وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ کے نکاح کا اعلان مکرمہ پیرزادہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم پیرزادہ حفیظ الحسن شاہ صاحب مقیم جرمنی کے ساتھ 3 ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 8/اپریل 2010ء کو بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔ مکرمہ پیرزادہ قرۃ العین صاحبہ مکرم محمد اشرف شاہ صاحب المعروف وکی کیپ میکر ربوہ کی نواسی اور مکرم پیرزادہ حمید الحسن شاہ صاحب آف سمبڑیال کی پوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفہ نو بھی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ رقیہ بانو صاحبہ زوجہ مکرم مقصود احمد صاحب نے مورخہ یکم جنوری 2005ء کو گولبازار ربوہ (بالائی منزل UBL) سے وصیت کی تھی ان کا جون 2008ء تک دفتر وصیت سے رابطہ رہا ہے۔ اس کے بعد ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے اگر موصیہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سام نجوما۔ نمیبیا کے بانی اور پہلے صدر

سام ڈینیئل سافی شونا نجوما (Sam Daniel Saffishuna Nufoma) 12 مئی 1929ء کو جنوب مغربی افریقہ (اب نمیبیا) کے علاقے اوگانجیرا (Ogandjera) میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق اکثریتی ''اومبو'' (Oyambo) قبیلے سے ہے۔ عام سی تعلیم کے بعد نجوما نے مختلف اداروں میں خدمات انجام دیں۔ 1950ء کی دہائی کے آخر میں سام نجوما نے قومی سیاست میں بھرپور اور سرگرم حصہ لینا شروع کیا۔ جلد ہی وہ ایک مقبول قوم پرست لیڈر کے طور پر سامنے آئے۔ 1960ء میں انہوں نے ''ساؤتھ ویسٹ افریقن پیپلز آرگنائزیشن'' (SWAPO) کی بنیاد رکھی۔ جس نے نمیبیا پر جنوبی افریقہ کی سفید فام حکومت کی شدید مخالفت کی۔ 1966ء میں نجوما کی قیادت میں ''سواپو'' نے وطن کی آزادی کے لئے گوریلا جنگ کا آغاز کیا۔

1973ء میں اقوام متحدہ نے بھی ''سواپو'' کو نمیبیا کے عوام کی سب سے بڑی تنظیم تسلیم کرلیا۔ 21 جون 1971ء کو عالمی عدالت انصاف نے نمیبیا میں جنوبی افریقہ کی سفید فام حکومت کو غیر قانونی قرار دے دیا اور قبضہ چھوڑنے اور علاقے سے جلد نکلنے کا حکم دیا۔ اس کے باوجود جنوبی افریقہ علاقے پر حکمرانی کرتا رہا اور گوریلا جنگ جاری رہی۔ جنوبی افریقہ کی ہٹ دھرمی کے باعث سیاہ فاموں کی تحریک ''سواپو'' مزید سرگرم ہوگئی۔

1978ء میں آزادی پسند گوریلوں اور جنوبی افریقہ کے مابین ایک معاہدہ طے پایا۔ جس میں جنوبی افریقہ نے وعدہ کیا کہ وہ 1978ء کے آخر تک نمیبیا کو آزاد کر دے گا۔ لیکن 20 ستمبر 1978ء کو جنوبی افریقہ اپنے وعدے سے مکر گیا۔ 1980ء میں اقوام متحدہ نے امن منصوبہ پیش کیا اور سواپو سے جنگ بندی کی اپیل کی۔ اس عرصہ میں سام نجوما کو جلاوطن کر دیا گیا تھا اور وہ تنزانیہ میں مقیم تھے۔ 1982ء میں جنوبی افریقہ اور سواپو کے مابین ایک معاہدہ ہوا۔ جس میں طے پایا کہ سواپو گوریلا جنگ بند کردے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں انتخابات کرائے جائیں لیکن معاہدے پر کوئی خاص عملدرآمد نہ ہوسکا۔ اس دوران سواپو مسلسل گوریلا جدوجہد میں مصروف رہی۔

16 جنوری 1989ء کو متفقہ طور پر سلامتی کونسل نے ایک قرارداد میں نمیبیا کی آزادی کے عمل کی منظوری دی۔ 14 ستمبر 1989ء کو سواپو کے لیڈر سام نجوما 30 سال کی جلاوطنی کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔ 14 نومبر 1989ء کو 72 رکنی آئین ساز اسمبلی کے انتخابات ہوئے جس میں سواپو نے فیصلہ کن کامیابی حاصل کرلی۔

16 فروری 1990ء کو اسمبلی نے نیا آئین منظور کیا۔ نئی اسمبلی نے سام نجوما کو ملک کا پہلا صدر منتخب کرلیا۔ 21 مارچ کو جنوبی افریقہ کے صدر ولیم ڈی کلارک نے نمیبیا کا اقتدار باضابطہ طور پر منتخب صدر سام نجوما کے حوالے کر دیا۔ ملک کو یہ آزادی سام نجوما کی برسوں کی جدوجہد کے صلے میں ملی۔ دسمبر 1994ء میں انتخابات ہوئے۔ سواپو نے بھرپور کامیابی حاصل کی۔ نجوما دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ یکم جون 1997ء کو پارٹی کانگرس نے نجوما کو تیسری بار صدر کے عہدے کے لئے نامزد کیا۔ 30 نومبر 1999ء کو صدارتی انتخابات میں سام نجوما 77 فیصد ووٹ لے کر تیسری مرتبہ صدر منتخب ہوئے۔ سام نجوما نے اپنی حکومت میں اعتدال پسندانہ اصلاحات کا نفاذ کیا۔ انہوں نے حکومت کی ابتداء میں مارکسسٹ لینن ازم اور یک جماعتی نظام رائج کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن بعدازاں لبرل ڈیموکریسی کے حق میں یہ فیصلہ بدل دیا۔ سام نجوما تاحال نمیبیا کے صدر چلے آرہے ہیں۔ 21 مارچ 2005ء کو سام نجوما 15 برس اقتدار میں رہنے کے بعد صدر کے عہدے سے رضاکارانہ طور پر سبکدوش ہوگئے۔

دعائے نعم البدل

مکرمہ نازیہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اپریل 2010ء کو مجھے ایک بیٹی سے نوازا تھا بچی کا نام ھبۃ السلام رکھا گیا تھا۔ نومولودہ مورخہ 28/اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ جو مکرم عبدالحئی صاحب دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب بھوڑ ضلع ننکانہ کی نواسی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جنت میں مقام عطا فرمائے۔ اور والدین کو اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم قاضی رفیق احمد صاحب بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم قاضی شفیق احمد صاحب آسٹریا کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ سب کو بہت چوٹیں آئی ہیں۔ والدہ صاحبہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے آپریشن کرکے راڈ ڈال دیئے گئے ہیں۔ بھائی اور بھابی کے سینے پر بھی کافی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سپورٹس ریلی

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 22 تا 25/اپریل 2010ء بلاک وائز سپورٹس ریلی کے انعقاد کی توفیق ملی۔

ریلی کی افتتاحی تقریب 22/اپریل کو سہ پہر 3 بجے ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ مکرم مہمان خصوصی کی آمد کے بعد مارچ پاسٹ کا آغاز ہوا۔ ہر بلاک کی ٹیم اپنی مخصوص کلرکٹ میں ملبوس اپنے پیشرو سکاؤٹ جو کہ اپنے بلاک کا جھنڈا تھامے ہوئے تھا، کی اقتداء میں محترم مہمان خصوصی کے سامنے سے مارچ پاسٹ کرتی ہوئی ترتیب کے ساتھ لائنوں میں کھڑی ہوگئی۔ ہر بلاک کی ٹیم کی قیادت بلاک لیڈر صاحب کر رہے تھے۔

تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب ناظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے ریلی کے پروگرام پر مشتمل افتتاحی رپورٹ پیش کی جس کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے کھیل سے متعلق چند اہم اور ضروری نصائح اور اجتماعی دعا کے ساتھ سپورٹس ریلی کے باقاعدہ افتتاح کا باضابطہ اعلان کیا جس کے معاً بعد کھیلوں کا آغاز ہوگیا۔ یہ ریلی تین روز تک جاری رہی جس میں ربوہ کے 10 بلاک کے 68 حلقہ جات کے 780 چنیدہ خدام کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

کھیلیں ومقابلہ جات

دوران ریلی اجتماعی کھیلوں میں والی بال، رسہ کشی فٹ بال، باسکٹ بال، میروڈبہ، ہاکی، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس جبکہ انفرادی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، دوڑ 200 میٹر، دوڑ 400 میٹر، دوڑ 5000 میٹر، تھالی پھینکنا گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، سائیکل ریس پانچ کلومیٹر، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، ریلے ریس اور ٹرپل جمپ وغیرہ شامل تھے۔

گیمز کے مقامات

سپورٹس ریلی کی تمام گیمز ومقابلہ جات ربوہ کی مختلف گراؤنڈز میں منعقد کئے گئے۔ اتھلیٹکس ومیروڈبہ گھڑ دوڑ گراؤنڈ، والی بال بمقام اقامۃ الظفر، فٹ بال، دارالیمن شرقی اور دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈز میں، سائیکل ریس جلسہ گاہ، رسہ کشی گراؤنڈ عقب لائبریری، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس ہال ایوان محمود، باسکٹ بال گراؤنڈ عقب بیت مبارک جبکہ ہاکی کے میچز دارالرحمت شرقی کی گراؤنڈ میں منعقد کئے گئے۔

اختتامی تقریب

سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 25/اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء رات 8 بجے بمقام ایوان محمود ہال منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم اسفند یار منیب صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، عہد اور نظم کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ صاحب سپورٹس ریلی نے ریلی سے متعلق مجموعی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے کھیلوں ومقابلہ جات میں نمایاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات وشیلڈز پیش کیں۔ امسال ریلی میں مجموعی طور پر اول پوزیشن ناصر ہوسٹل (جامعہ احمدیہ) بلاک نے حاصل کی۔ جنہیں ٹرافی اور مکرم سلیم الدین صاحب سیکرٹری مجلس صحت کی طرف سے مبلغ -/15000 روپے کیش انعام سے نوازا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اپنے مختصر خطاب میں حضرت مصلح موعود کے بعض اقتباسات کے حوالے سے کھیل اور صحت سے متعلق اہم نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد از اختتام تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ ایم۔اے رشید)

☆............☆............☆

خبریں

شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے، ہلاکتوں کی تعداد 14 ہوگئی

شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں 14 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل کے مختلف علاقوں میں امریکی جاسوس طیاروں نے 18 میزائل فائر کئے جس میں ایک گاڑی اور مکانات کو نشانہ بنایا گیا۔

این آر او فیصلے پر سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا

چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری نے ایف نائن پبلک پارک میں تجاوزات کے خلاف از خود نوٹس کیس کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ عدلیہ، حکومت اور پارلیمنٹ سب آئین کے تابع ہیں، این آر او فیصلے پر سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر چاہتے تو این آر او کو تحفظ دے سکتے تھے لیکن ایسا نہیں کیا، ہم ہرگز سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

صوبائی حکومتیں دکانیں اور شادی ہال مقررہ وقت پر بند کرائیں

وزیراعظم گیلانی نے بجلی کی فراہمی کی صورتحال میں بہتری پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس حکومتی عزم کا اعادہ کیا کہ لوڈشیڈنگ پر کم سے کم وقت میں قابو پالیا جائے گا جبکہ صوبائی حکومتوں کو دکانیں اور شادی ہال مقررہ وقت پر بند کرانے کے فیصلے پر مکمل طور پر عملدرآمد کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ وزیراعظم نے اس اطمینان کا اظہار وزیراعظم سیکرٹریٹ میں منعقدہ اجلاس میں کیا جس میں توانائی کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔

دیہاتیوں نے 8 افراد کو ڈاکو قرار دے پتھروں اور لاٹھیوں سے مار ڈالا

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 8/افراد کو مشتعل افراد نے لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ حملہ کرنے والے دیہاتیوں کے مطابق مرنے والے ڈاکو تھے۔ جنہوں نے ایک گھر میں داخل ہو کر لوٹ مار کی جبکہ مرنے والوں کے ورثاء کا کہنا ہے کہ یہ بے گناہ افراد تھے۔ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12 مئی	
طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:58

کی مفید اور مجرب دوا
سفوف راحت کیپسول
جس کے لگاتار استعمال کے ساتھ اللہ کے فضل سے شفاء ہو جاتی ہے۔
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سیکھئے
صرف ایک ماہ میں اتنا اعتماد کہ آپ کسی بھی پرانے (کرانک) مریض کا علاج کر سکتے ہیں اور اختلاف کرنے والوں کی غلطی پکڑ سکتے ہیں
سجاد منظر ربوہ: 0334-6372030

FD-10